حسؔرت موہانی (سیّد فضل الحسن)

- پیدائش : ۱۸۷۵ء موہان (ہندوستان)
- وفات : ۱۹۵۱ء لکھنؤ
- تصانیف : کلیاتِ حسرت موہانی، نکاتِ سخن

غزل

حاصلاتِ تعلُّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱) سُن کر نسبتہً طویل کلام کے اہم نکات، جملے، مصرعے یا شعر یاد رکھ سکیں۔ (۲) درسی تحریر (نظم) کو اوصافِ بلند خوانی (صحتِ تلفظ، لب و لہجے، رموز و اوقاف، اعتماد، زیر و بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ (۳) کسی شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔ مثلاً: مسدس، مخمس، مرثیہ وغیرہ کی شناخت

اپنا سا شوق اوروں میں لائیں کہاں سے ہم
گھبرا گئے ہیں بے دلیِ ہم رہاں سے ہم

معلوم سب ہے پوچھتے ہو پھر بھی مدعا
اب تم سے دل کی بات کہیں کیا زباں سے ہم

مایوس بھی تو کرتے نہیں تم زراہِ ناز
تنگ آ گئے ہیں کش مکشِ امتحاں سے ہم

ہے انتہائے یاس بھی اک ابتدائے شوق
پھر آ گئے وہیں پہ، چلے تھے جہاں سے ہم

حسؔرت پھر اور جا کے کریں کس کی بندگی
اچھا، جو سر اُٹھائیں بھی اس آستاں سے ہم

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(۱) معلوم سب ہے پوچھتے ہو پھر بھی مدعا ـ ـ ـ ـ اب تم سے دل کی بات کہیں کیا زباں سے ہم
(۲) ہے انتہائے یاس بھی اک ابتدائے شوق ـ ـ ـ ـ پھر آ گئے وہیں پہ چلے تھے جہاں سے ہم

سوال نمبر۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کا مفہوم واضح کیجیے:

یاس	بے دلی ہم رہاں	کش مکش	زراہِ ناز	سر اُٹھانا	تنگ آنا

سوال نمبر۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) لفظ "سر اٹھانا" ہے:
(الف)فعل (ب)محاورہ (ج)روزمرہ (د)مصدر

(۲) "ہے انتہاے یاس بھی اک ابتداے شوق" اس مصرعے میں صنعت ہے:
(الف)مبالغہ (ب)تضاد (ج)تشبیہ (د)تلمیح

(۳) "حسؔرت پھر اور جاکے کریں کس کی بندگی" یہ مصرع ہے:
(الف)مطلع کا (ب)مقطعے کا (ج)شعر کا (د)رباعی کا

(۴) "اب تم سے دل کی بات کہیں کیا زباں سے ہم" اس مصرعے میں رمزِ وقف ہے:
(الف)سکتہ (ب)ختمہ (ج)ندائیہ (د)استفہامیہ

(۵) اس غزل کے مقطعے میں لفظ "اور" سے مراد ہے:
(الف)مزید (ب)اس کے علاوہ (ج)طرف (د)دوسرا

سرگرمیاں

- طلبہ گروپ بنائیں گے اور اس غزل کے شعر ایک دوسرے کو پڑھ کر سنائیں گےاور جو طالب علم کوئی مصرع یا شعر یاد کرلے گا وہ گروپ والوں کو سنائے گا۔
- طلبہ گروپوں میں صنفِ غزل کی فنی اصطلاحات پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کیجیے اور فنّی اصطلاحات کے تعین میں ان کی مدد کیجیے۔